باب۔03

دین ایک ضرورت

(Religion – a Necessity)

دین عربی کا لفظ ہے جس کے معنی لغت میں اطاعت اور جزا کے ہیں۔ اصطلاحاً دین کے معنی، اِس کائنات اورانسان کے خالق پر عقیدہ رکھنا ہے۔ اور ان عقائد سے متناسب، عملی قوانین پر اعتقاد رکھنے کے معنی میں بھی ہے۔ اسی وجہ سے وہ لوگ جو اس کائنات کے خالق پر مطلق اعتقاد نہیں رکھتے اور اس جہان کی خلقت کو اتفاقی حادثہ یامادی و طبیعی فعل اور ان کے اثرات کا نتیجہ سمجھتے ہیں انہیں "بے دین" کہا جاتا ہے۔

دین نہ صرف نظام عبادات و عقائد کا نام ہے بلکہ یہ انسان کے لیے مکمل نظام حیات دیتا ہے۔ انسان کے لیے کھانا پینا اس کے جسم کی بقا کی ضرورت ہے، لیکن دین نہ صرف انسان کی روح کی ضرورت ہے بلکہ اس کی زندگی میں اس کے آرام و اطمینان کا بنیادی جزو ہے۔ مذہب اور عقیدہ انسان کی شخصیت بنانے میں اس کے اندر کے تمام اراکین کو آپس میں جوڑتا ہے۔ اس کے وجود کو ایک وحدت کا تصور بخشتا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اپنے پروردگار کے ساتھ ایک ربط پیدا کرتا ہے۔ نفس انسانی کی تہذیب یا ٹریننگ کے لیے اور اس کو نفسِ مطمئنہ کے درجے تک پہنچانے کے لیے اسے دین کی ضرورت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق کی اور پھر انسان کو اپنی زمین پر خلیفۃ الارض بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے، وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي میں "میری روح" کہہ دینے کے بعد اُس نے یہ بھی ضروری سمجھا کہ اس انسان کو زمین پر رہنے کے طور طریقوں سے بھی آگاہی دی جائے۔ چناں چہ کائنات کا خالق انسانی روح کو مہذب بنانے کے لیے اپنے چنیدہ انسانوں یعنی انبیاء کے توسط سے انھیں مسلسل آگاہی دیتا رہا۔

نبی، اُس انسان کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے دنیا کے اسرار و رموز آشکار کیے ہوں اور مخلوق کی ہدایت کے لئے اسے وحی بھیجی ہو۔ رسول، وہ ہے جو صاحبِ کتاب ہو اور نئی شریعت لے کر آئے۔ ہر نبی رسول نہیں ہوتا جب کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے۔ زمین کے ہر خطے میں انبیائے کرام کی بعثت ہوئی ہے۔ ہمیں ان کی تعداد یقینی طور پر معلوم نہیں، لیکن حدیث کی ایک روایت میں ایک لاکھ چوبیس ہزار اور ایک دوسری

روایت میں دولاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام کی بعثت کا ذکر ملتا ہے۔ تاہم انبیائے کرام کی تعداد جاننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اہم بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی بھی دور یا قوم کو انبیائے کرام کی تعلیمات سے محروم نہیں رکھا۔

اللہ تعالیٰ انبیائے کرام کو ساری انسانیت کی طرف تواتر سے بھیجتا رہا اور اس کی وضاحت میں قرآن کریم میں فرمایا، وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ، یعنی اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی خبر دار کرنے والا نہ گزرا ہو، (فاطر:۲۴)۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ، وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا، یعنی اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیج لیں عذاب نہیں دیا کرتے، (الاسراء:۱۵)۔

دین کے ایک معنی جزا کے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ، روزِ جزا کا مالک ہے، (الفاتحہ:۴)۔ یوں رَبِّ الْعَالَمِينَ، جو رحمان اور رحیم بھی ہے، اسی الدِّینِ کا لفظ استعمال کرتے ہوئے نہایت لطافت کے ساتھ انسان کو یہ باور کرا دیتا ہے کہ اُسے ایک روز حساب بھی دینا ہو گا۔

قرآن مجید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ، رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا، یعنی رسول جو خوشخبری دینے والے اور ڈر سنانے والے [اس لیے بھیجے تاکہ] پیغمبروں کے [آجانے کے] بعد، لوگوں کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہے، اور اللہ بڑی حکمت والا ہے، (النساء:۱۶۵)۔

اس آیتِ مبارکہ سے یہ بات بھی سامنے آجاتی ہے کہ نیکی اور بدی کا اجر اور بدلہ ضرور ملے گا۔ چناں چہ اس دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت سنوارنے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ کا دین انسان کی ایک اہم ضرورت ہے۔

Sadiqui Publications